تاریخ: 21 اپریل 2014

انتخابی تشہیر کی ڈائری 2014-04-21

جناب ارون جیٹلی

راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر

کیپٹن کے ذریعہ جگدیش ٹائٹلر کا دفاع۔ چالاک شخص کی وکالت:

1984 کا ذکر آتے ہی ہمیشہ خراب واقعات تازہ ہوجاتے ہیں۔ محترمہ اندرا گاندھی کے قتل کے بعد بے قصور سکھوں کا قتل عام ہندوستانی جمہوریت پر سیاہ داغ ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں بے قصور لوگوں کا قتل ایک دردناک سچائی ہے۔ خراب بات یہ ہے کہ قصورواروں کو اب تک سزا نہیں ملی ہے۔

حکومت کی سازباز واضح تھی۔ کسی بھی فسادی پر پولیس نے کولی نہیں چلائی۔ انھیں لوٹ کر اور قتل کرنے کی کھلی چھوٹ دی گئی۔ کئی سال تک ایف آئی درج نہیں کی گئی۔ کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ سیاسی طور پر اس وقت کے تشدد کو آنجہانی وزیر اعظم راجیو گاندھی نے سمجھداری قرار دیا۔ کانگریس حکومت کے ذریعہ تشکیل دیا گیا جسٹس رنگاناتھن مشرا کمیشن نے حکومت کے ذریعہ تشدد پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی۔ ان کی سبکدوشی کے بعد جسٹس کو کانگریس پارٹی نے راجیہ سبھا کا ممبر نامزد کر کے اعزاز بخشا۔ این ڈی اے حکومت کے ذریعہ جسٹس ناناوتی جانچ کمیشن سچائی سامنے لایا۔ اس کے بعد جانچ ایجنسیوں نے فسادات مٰیں شامل ان کے لوگوں پر مقدمہ چلانے کی کوشش کی۔

جانچ اور قانونی عمل سے سچائی لائی جانی چاہیے۔ کیپٹن امرندر سنگھ 'چالک شخص کی وکالت' کیوں کر رہے ہیں اور انھوں نے جگ دیش ٹائٹلر کو کلین چٹ دینے کی پیش کش کرنے کا فیصلہ کیوں کیا؟ کیا وہ ایک ایسے شخص کے بارے میں پہلے سے ہی طے کر کرے بیٹھے ہوئے ہیں جس نے فسادات میں شامل ہونے کے جرم کا احساس ہے؟ کیا کیپٹن کے لیے اس تشدد کا شکار بنے لوگوں سے زیادہ اہم ان کے ذاتی اور سیاسی تعلقات ہیں؟

ایک دوسری غلط بیانی:

کیپٹن نے میرے اوپر بھوپال گیس کے متاثرین کے خلاف 'ڈاؤ زونس' کے لیے پیش ہونے کا الزام لگایا ہے۔ ڈاؤ زونس کا نہ تو یونین کاربائڈ اور نہ ہی بھوپال گیس سانحہ سے کوئی تعلق ہے۔ یہ امریکہ کی نامور کمپنی ہے۔ ڈاون زونس کے پاس اتفاق سے وال اسٹریٹ جنرل کا مالکانہ حق ہے۔ بھوپال گیس سانحہ کے شکار لوگوں کے خلاف پیش ہونے والے وکیل کا نام ابھیشیک منوسنگھوی ہے جو کیپٹن امریندر سنگھ کی سیاسی پارٹی کے بڑے ترجمان ہیں۔ میں نے اپنے پیشہ ورانہ عہد کے تحت اپنے ہزاروں موکلوں کو مشورہ دیا ہے اور ان کے لیے پیش ہوا ہوں۔ اگر کوئی شخص یا کوئی کمپنی سانحہ میں شامل نہیں ہے۔ میرے مشورے کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو ایک وکیل کی حیثیت سے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ انھیں قانونی صلاح دوں۔ یہی میں نے کیا تھا۔

ہندوستان کا نہایت حساس دفاع:

انتخابی تشہیر جیسے جیسے آگے بڑھ رہی، میرا ہزاروں سبکدوش فوجیوں سے رابطہ ہو رہا ہے جو ملک کے ہر حصے میں رہتے ہیں۔ انھوں نے ایمرجنسی کے ہندوستان کا دفاع کیا ہے۔ وہ محبِّ وطن ہیں اور نیک ارادوں کے ساتھ چلنے والے شہری ہیں۔ وہ سبھی ایک رینک ایک پنشن کے مسئلے کے لیے فکرمند ہیں جو سابق فوجیوں کا طویل عرصے سے مطالبہ ہے۔

بی جے پی نے اپنے انتخابی منشور میں 'ایک رینک ایک پنشن' کا مسئلہ شامل کیا ہے۔ ہم اس کو عمل میں لانے کے لیے پابند عہد ہیں۔ کانگریس اس مسئلے پر بار بار سابق فوجیوں کو بیوقوف بنا رہی ہے۔ کچھ برس قبل وزیر خزانہ نے اپنے بجٹ کی تقریر میں اعلان کیا کہ اس مطالبے کو مان لیا گیا ہے۔ بعد میں پتہ چلا کہ یہ منظوری بہت ہی چھوٹے طبقے کے لیے تھی اور اس میں سبھی سابق فوجیوں کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ اس سال ایک بار پھر اپنے بجٹ کی تقریر میں وزیر خزانہ نے اس مطالبے کو قبول کرنے کا

اعلان کیا۔لیکن اس بار پھر سابق فوجیوں کو بیوقوف بنایا گیا ہے۔اس مطالبے کو عمل میں لانے کے لیے کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا گیا ہے۔

ہندوستان کے دفاع کی تیاری بھی اتنی ہی فکر کا باعث ہے۔ہماری دفاعی خرید بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔وزیر دفاع اے کے انٹونی کا فیصلہ لینے میں ناکام رہنا اس کی اہم وجہ ہے۔آج ہندوستان کی حقیقت بدل چکی ہے۔پاکستان۔چین کی فوج کے درمیان سمجھوتہ وجود میں آ گیا ہے۔چین کی بڑھتی ہوئی مضبوطی اور سرحدی تعلقات میں پاکستان کی کمزوری یہ بتاتی ہے کہ ہندوستان کو اپنے دفاع میں کمی نہیں کرنی چاہیے۔لیکن دفاعی آلات کی تجدید جاری میں کمی آ رہی ہے۔پرانی ٹیکنالوجی کی جگہ پر ماڈرن ٹیکنالوجی کو اپنایا جانا چاہیے۔پاکستان کے مقابلے ہندوستان کی زبردست فوجی طاقت محدود دکھائی دے رہی ہے۔جس ملک کی بین الاقوامی سرحد 15000 کلومیٹر ہو وہ پرانی ٹیکنالوجی پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ہندوستانی آبدوز مین حال ہی میں ہوا حادثہ بحریہ کے جہاز پرانے ہونے کا مسئلہ سامنے لاتا ہے جبکہ چین مسلسل اپنی سرحد کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کر رہا ہے ہم اپنی سرحدوں کو نظر انداز کر رہے ہیں۔

ملک مضبوط ہے اس عہد کے ساتھ بی جے پی اپنی دفاعی تیاری کے لیے مضبوط عہد کرتی ہے۔